

محمد لکڑی
۲۳/۱۰/۱۳۲۷

27/10/73

100
Hager

4504

شادوک

شیخ
بابا و سرید
تبع شکر

بہار
تذکرہ

خالد حسین - سیراستہ

ترتیب و تشریح

* شایع کردہ *
دول و شیر پنجابی سہارن پور
بہار، الیمیر یاد ارستہ پور

**SRI RAMAKRISHNA
ASHRAM**

LIBRARY

**Shivalya, Karan Nagar,
SRINAGAR.**

Class No. _____

Book No. _____

Accession No. _____

100
Hario

SHI RAMAKRISHNA ASHRAMA
LIBRARY SRINAGAR.
Accession No- 4504...
Date ...

شی بابا فرید گنج شکر

PROF CHAMAN LAL SAPRU
189 - Lal Nagar, P. O. Natipura
SRINAGAR (Kmr.) 190015

بمعہ تشریح *

ترتیب و تشریح *

خالد حسین * پروفیسر یواسنگھ *

● شایع کردہ

جموں و کشمیر نجابی سہ ماہی بازار سری نگر *

مطبوعہ مرکٹ ٹیلے پریس سرینگر

کتابت محمد صدیق
(راہ بابا صاحب رفاہی لکھنؤ) سری نگر

قیمت: پچاس پیسے

باب شیخ فیصل الدین مسعود گنجشکر

ہندوستان میں متعدد روحانی سلاسل جاری رہے ہیں۔ ان سلاسل میں سب سے زیادہ مقبولیت سلسلہ چشتیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ اس کی داغ بیل تو شیخ ابوالسحاق شامیؒ نے ۶۹۴ھ میں ڈالی تھی۔ لیکن اس کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کا کام حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجپوریؒ نے انجام دیا۔ اس سلسلہ مقدسیہ کی اہم کڑی خواجہ اجپوریؒ کے پیروترشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے شروع ہوتی ہے جو ایک بار مندر بھی آئے اور جن کے حکم پر خواجہ بندہ نواز ہندوستان تشریف لائے حضرت خواجہ اجپوریؒ نے اپنے مرید کامل حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کو سلسلہ چشتیہ کی کڑی کا جانشین مقرر کیا۔ اور دہلی میں قیام کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ نے اپنے مرید حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجشکر کو چشتی سلسلہ کی کڑی مقرر کی۔

خواجگان چشتیہ کے یہ نامور بزرگ اور پنجابی ادیب کے بابا آدم ۵۶۹ ہجری بمطابق ۱۱۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۹۵ سال کی نبی عمر پا کر ۶۶۶ ہجری بمطابق ۱۲۶۵ء میں وفات پا گئے۔ پیر خواجہ پیریؒ میں آپ کی ولادت کا سن ۶۱۱ بنا گیا ہے اور وصال کی عمر ۹۳ سال دی گئی ہے۔ فوائد الفوائد میں بابا جی کے انتقال کی تاریخ ۵ محرم دی گئی ہے۔ پاک پٹن ضلع ساہوالا یا شگری۔ مغربی پنجاب (پاکستان) میں اب بھی بابا فریدؒ کے مزار پر ہر سال ۵ محرم کے روز ایک بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

”جواہر فریدی“ ”سیار الادب“ ”فوائد الفوائد“ اور دوسرے تذکرہ دہل کے مطابق بابا فریدؒ کے آباؤ اجداد کا بل کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جب انکی دہلی حکومت نہ رہی اور ان پر قافہ حیات تنگ کیا جاسے لگا تو حضرت بابا فریدؒ کے دادا قاضی شعیب اپنے تین فرزندوں اور تمام عزیز و اقارب کو چہرہ لیکر لاہور تشریف لائے۔ حکومت وقت نہایت تعظیم سے پیش آئی اور انھیں ضلع ”کھوتی وال“ جسے ”چادلی مشائخ“ بھی کہتے ہیں کا قاضی مقرر کر دیا۔ ”کھوتی وال“ آجکل ملتان کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ چنانچہ اسی گاؤں میں مسعود الدین بابا شیخ فرید الدین مسعود گنجشکرؒ کی دنیا قائمہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولانا جلال الدین ہے۔

حقاً اور بعض تذکروں کے مطابق کمال الدین سلیمان آپ کی والدہ نیک سیرت خاتون تھیں۔ چچی پاکپانڈننگی جی تو
 کے لئے مشعل راہ تھی۔ چنانچہ وہیں سے نکلاؤ۔ باعلی اور پاکپانڈننگی مسعود کو اپنی ماں سے ورثے میں ملی۔
 تعلیم و تربیت کی غرض سے مسعود کو غمان کے بڑے دینی مدرسہ میں داخل کرایا گیا۔ آپ نہایت دہش تھے
 حقور سے ہی عرصہ میں ان فرماں مجید حفظ کیا۔ اور علی بن ابی طالب کی کتب پڑھیں۔ خان کائناتوں و نول علماء و مکرز تھا۔ چنانچہ آپ غمان
 کے جلیل القدر علماء سے کجیل علوم و فنون میں مشغول ہو گئے۔ ایک روز اتفاقات آپ کی ملاقات حضرت تھلب الدین نجفی سے
 کا کی گئی تھی۔ آپ نے خواجہ کا کی کی تاباں اور درشتاں پیشانی دیکھی۔ اور اپنا سر آن کے قدموں پر ڈال دیا۔ کا کی نے
 سراٹھا کر سینہ سے لگایا اور بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ بیعت کے بعد پیہر و مدرسہ دہلی جانے لگے تو میرے بھی دہلی
 جانے کی تمنا ظاہر کی۔ لیکن مرشد نے تمہیں علوم و فنون کی تعلیم کرتے ہوئے فرمایا۔ بے علم درویش نہایت خطرناک اور
 نقصان دہ ہوتا ہے۔

تجربہ علوم کے بعد آپ نے ہندوستان سے باہر کئی ملکوں کی سیاحت کی۔ اور کئی ادیبانہ علماء سے ملاقاتیں کیں اور
 سے واپسی پر سیدہ بی بی اپنے پیر مرشد کے پاس تشریف لے گئے۔ مرشد نے آپ کو ایک الگ حجرہ دے دیا اور اس طرح آپ تربیت
 باطنی اور اصلاح میں مصروف ہو گئے۔ مشق و دعا کی یہ باعلی مسافر نفس کٹی کرتے۔ ہے۔ کئی کئی روز گیارہ روزہ رکھتے۔ راتوں
 کو جاگ کر اور عبادت میں مصروف رہ کر اپنے مرشد کا دل کی نظر غایت کے طلبگار رہے۔ لیکن مرشد اپنے ممکن میں ہی اگر مرشد
 رہے۔ مرید مرثیہ آپ کے سے فریاد میں سکا بجز تھکایا، تھکایا کھوٹیں کا گاہ۔ اے صاحب نہ بوڑھا دیکھ بندے کے بھاگ
 عاشق صادق کا ثابت قدری دیکھ کر آخر کا کی کچھ آئے بہرہ و شفقت سے بھر پور نظر آپ پر ڈالی مسعود کو لے لگایا۔ اور فرید الدین د
 ملت بنا دیا۔ سارے پردے چاک ہوئے۔ دل متور ہوا۔ اور با با فرید مٹی میں کہہ آئے۔

فرید با جگل جگل کیا سچوے دن کڈا موڑے۔ دیکھا رہا بیلیئے، جنگ کیا ڈھونڈے۔
 پیر مرشد کے دعال کے بعد پہلے آپ ہنسی تشریف لے گئے۔ لیکن بعد ازاں اجدہن یا اجدہن میں مستقل طور پر سکونت
 اختیار کر لی اجدہن بابا جی کی برکت سے بعد میں پاک پٹن کہلایا۔ پاک پٹن میں آپ کے قیام کی وجہ سے پنجاب و سندھ کے مولویوں
 میں تبلیغ اسلام میں کافی مدد ملی۔ آپ کی زندگی سرفراز، طریقت اور تصوف کی حوزہ تھی۔ آپ نے دنیا داری میں رہتے ہوئے
 دنیاوی لالچ اور براہوں سے سنجھ موڑا۔ ایک بار سلطان ناصر الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ آپ کی صحبت سے اس قدر
 متاثر ہوا کہ چند گاہوں کا فرمان اور کافی رقم دیکر ایک ذریعہ بھیجا۔ آپ نے جہاں با فرمایا۔ خود تہندوں کو دو۔ ہارے خواجگان
 نے ان چیزوں سے ہمیشہ پرہیز کیا ہے۔ — با فرید ایک کابل درویش تھے۔ آپ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے دور
 رہے

تھے۔ آپ نے تین شادیوں کیں۔ آپ کے نکاح میں خاندانِ غلام مال کے بادشاہ غیاث الدین بن کی صاحبزادی بی بی یزیدہ بھی تھیں جن کے بطن سے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق نو بچے پیدا ہوئے۔ لڑکوں کی اولاد خوب چھٹی۔ چنانچہ درگاہ نظام الدین، دلیا دہلی کے قلعے بھی بیزادہ ہیں، وہ سب آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے دورِ حیات میں فلسفی اور شخصی بربریت سے دیش کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس حالت کو آپ یوں بیان کرتے ہیں۔

فرید اکبرائے انا اگلا اکناں ناہیں توں
اگے گئے میا پنیں چوٹاں کھاسی کون

”خیر اللہ! اس کے مطابق اپنے تئیں کیا ہی کہیں جن میں آپ کا صوبیانہ کلام درج تھا۔ آپ نے اپنی مادی زبانِ پنجابی کے علاوہ فارسی اور عربی میں بھی شاعر کہے ہیں۔ پنجابی میں تو آپ ہی پہلے صاحبِ دلیان صوفی شاعر گزر رہے ہیں۔ چنانچہ پنجابی قوم آپ کو اپنے تئیں بھرادی خزانے کا بآبادم مانتی ہے۔ آپ آج سے سوڑا آٹھ سو سال پہلے پنجابی میں اپنی خزانے کا گمے۔

کن سئے صوف کلی دل کا فی نگر و داست
باہر دے چائناں دل اندھیری رات

آنانہ گزرتے پر بھی آپ کا شریف کلام پنجابیوں کے دلوں سے دور نہیں ہوا۔ پنجابیوں نے آپ کے کلام کو اپنی روح کی غذا بنا دیا ہے۔ چنانچہ گورو گرنہ صاحب میں بھی ”شوکی شیخ فرید“ کے عنوان کے تحت بابا فریدؒ کے ۱۱۲ اشوک اور چار شہدائے گئے ہیں دوشہد راک آس میں اور دو راگ سوہ میں ملے ہیں۔ جنہیں ہمارے کھجالی بہن برورد زکیر تن کی صورت میں گاتے ہیں۔ گورو گرنہ صاحب میں دیئے گئے آپ کے کلام سے متعلق پنجابی دنیا میں کافی بحث و مباحثہ رہا ہے۔ کچھ محقق اس کلام کو شیخ فریدؒ کے شکر کا بتا رہے ہیں اور کچھ اسے جملہ کہتے رہے ہیں۔ لیکن تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ کلام شیخ فرید الدین مسود گنج شکر کا جملہ ہے۔ پنجابی سادہ دانا تھا اس حصہ اول نامی کتاب میں اس کا تفصیل سے ذکر ہے۔ بابا فریدؒ کے کچھ اقوال زرین بھی ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ جاہل زمانہ کو زندہ خیال نہ کرو۔ ۲۔ بورت کو کبھی اور کبھی بھی جگہ نہ بھولو۔ ۳۔ نفس کو مادی دولت کے لئے ذلیل نہ کرو۔ ۴۔ جب اہل دولت کیساتھ بیٹھو تو دین کو فراموش نہ کرو۔ ۵۔ اپنے عیب پر ہمیشہ نظر رکھو۔ ۶۔ اگر عزت دوسرے مادی کے طالب ہو تو مفلسوں اور شکستہ دلوں کے پاس بیٹھو۔ ۷۔ اگر نہیں اسودگی و آسائش کی ضرورت ہے تو خود نہ کرو۔ ۸۔ جو تم سے ڈرتا ہے اس سے ڈرو۔ ۹۔ اپنے خاندان کی حرمت و عزت محفوظ رکھو۔ ۱۰۔ باطن ظاہر سے عمدہ اور بہتر رکھو۔ و غیرہم اس کتاب میں بھی ہم نے بابا فریدؒ کے جس پنجابی کلام کی تشریح کی ہے۔ وہ گورو گرنہ صاحب سے لیا گیا ہے ہم بابا جی کے آٹھ سو سال سن ولادت پر ان کے کلام کے کچھ حصے کو آپ تک پہنچانے میں خوشی محسوس کر رہے ہیں

خالد حسین

۱۔ چٹ دھیڑے دھن دری سا ہے لیئے بکھائے
ملک بے کئی سنی دامونہ دکھائے آئے

جند نامی کڈیتے ہڈاں کو کڑ کا
سا ہے بکھے نہ چلنی جند کوں سمجھائے

جند وہی مرن ور لے جاسی پرنائے
آپن ہتھی جوں کے کئے گل لگے دھائے

واکوں بجی پر سلاط کئی نہ سنیاے
فریدا کڑی پوندی کھڑا نہ آپ مہائے

روح کی دہن کو موت کے فرشتے سے بیا ہے جانے والا وقت مقرر ہے۔ اس دن اعزائیل
جس کے بارے میں پتا کرتے تھے۔ اپنی شکل آن دکھاتا ہے۔ وہ ہڈیوں کو توڑ توڑ کر یعنی اقیبت دیکر

جان نکالتا ہے۔ ارے بھائی! اپنے جان و دل کو سمجھاؤ کہ موت کا وقت ٹالا نہیں جاسکتا۔

انسانی جان ایک دہن ہے اور موت اس کا دہا، جو اسے ضرور بیاہ لے جائے گا۔ تو خود وقت

رفعت یہ کس سے گلے لگ کر دے گی۔

کیا تو نے نہیں سنا کہ پٹ سراط بال سے بھی باریک ہے؟ بابا فرید سمجھاتے ہیں کہ درویشی فقری

پٹ سراط کی طرح ہی کٹھن راہ ہے جس پر چلنا بہت ہی مشکل ہے۔ اے فرید! تمہارے کانوں میں

آوازیں پڑ رہی ہیں کہ تو اپنے آپ کو یوں نہ ٹٹا۔ یعنی تجھے برائیوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے گورو اور

پیغمبر نصیحتیں کر رہے ہیں۔ تو ان کی طرف توجہ ہو اور اپنی زندگی کو بے کار ضایع نہ کر۔

۲۔ فریدا در در دیسی گا کھڑی چلاں دنیا بھت
بٹھا ٹھانی پوٹی کیتھے و بچھاں گھت.....

۱۔ اے فرید! تو درویشی کے مشکل ترین راستے کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا داری کی راہ پر بھی گامزن ہے۔ تو نے تو دنیا داری کی گھٹاڑی سر پہاٹھالی ہے۔ جیسے چھوڑ کر اب تو کہاں جاسکتا ہے یعنی دنیا سے منہ موڑنا اور لاپ کو چھوڑنا سالانہ کام نہیں ہے۔

۲۔ فرید! اسے توں عقل لطیف کاٹے لکھ نہ لیکھ

آنپڑے گریبان میں سیر نیواں کر دیکھ

۳۔ اے فرید! اگر تو غفلت مند ہے تو دوسروں کی برائیوں پر تنقید نہ کر۔ ان کی عیب جوئی نہ کر۔ بلکہ اپنے گریبان میں نتھڑال کر دیکھ کہ تجھ میں کتنے عیب ہیں.....

۴۔ فرید! جو تیں مارن میکیاں تیاں نہ مارے گھم

آنپڑے گھر جاسیے پیر تیاں دے جم.....

۵۔ اے فرید! اگر تجھے کوئی مارے تو بدلے میں تو اس پر ہاتھ نہ اٹھا۔ بلکہ ان کے قدموں کو چوم لے اور اپنے گھر کو چلا جائے۔ یعنی اگر کوئی دکھ دے تو بدلے میں اسے دکھی نہ کر.....

۶۔ دیکھ فرید! جو تھیا دارھی ہوئی سبھو

اگوہ نہڑا آیا کھپار پہا و در.....

۷۔ اے فرید! دیکھ لے۔ اتنا تو دارھی سفید ہو چکی ہے۔ یعنی بوڑھا پا آچکا ہے۔ موت قریب ہے اور کچن بہت دور جا چکا ہے.....

۸۔ فرید! خاک نہ نہ دیتے خاک جو جیڈ نہ کوئے

جیوندیاں پیراں تلے مویاں او پر ہوئے

۹۔ اے فرید! مٹی کی برائی نہ کر۔ مٹی ایسی چیز کوئی بھی نہیں ہے۔ جب ہم زندہ ہوتے ہیں تو ہمارے پاؤں تلے ہوتی ہے اور مرتے کے بعد ہمارے اوپر۔

۱۸۔ خریداریاں بھرتاں نیہوں کیا، بھرتاں گورا نیہوں
 کچر کچر بنگا گئے چھپرے طے میہوں

اے فرید! اگر تو خدا کی بندگی کرسی لالچ کی وجہ سے کرتا ہے تو یہ حقیقی عبادت نہیں ہے۔ جب
 ہم میں لالچ ہے تو تو خدا سے پیار جھوٹا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کسی ٹوٹے بھوٹے قیمت سے
 بزرگ کا پانی نیکتا رہے تو ایسی قیمت کی بجائے کسی دیر گزردہ ہو سکتی ہے۔

۲۰۔ فرید جھنگل جنگل کیا سمجھوے ون کنڈ امورے
وہی رب ہیایا لیبے جنگل کیا ڈھونڈے

وہ تو تمہارے دل میں بیکار کئے ہوئے ہیں۔ تو اسے جنگلوں میں تلاش نہ کر۔

۴۱. فرید اراکیت و دیان دکھ دکھ آسن پاس
دھر گ تنان دا جیو سیا جنان وڈانی آس

اے فرید! لمبی راتوں میں جسم کا انگ انگ دکھنے لگتا ہے۔ کسی غیر کی آس لگائے ہوئے
سہاں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یعنی جو لوگ غیروں پر تکیہ کرتے ہیں۔ کسی بیگانے کی آس امید
پر جیتے ہیں، ان کا جینا تو ایک لذت ہے۔ بابا جی کا ارشاد ہے کہ صرف ایک خدا پر بھروسہ کیا جائے
اور اس پر تکیہ کیا جائے۔

۴۴۔ فریادِ لوطی و داغِ مجبوریاں کیکرے نیچے جھٹ
بندرے ادن کتابیں واپس دے لو گے پٹ

اے فرید! عبادت کے بنیہد رکھی جیون کی امید رکھنا اس جاٹ کی مانند ہے جو بڑا کیک
ہے اور کچنور کے علاقہ کا بڑھیا انکو رکھنا ناچا ہوتا ہے۔ ساری عمر اون کا مارتا ہے۔ لیکن پہننے

کے لئے ریشم چاہتا ہے۔

۲۴۔ فہرید اگیلے چکر دو گھر زناں پیارے نیہوں

چال تال بچھے کھلی رہاں تال تو مٹے نیہوں

اے فرید! محبوب کا گھر دوسرے اور گلی میں کچھڑ ہے۔ اگر میں اپنے محبوب سے ملنے کو جاتا ہوں تو بارش کی دھبے میری کھلی بھیگ جاتی ہے اور نہ جاؤں تو میرا پیار ٹوٹ جاتا ہے بابا فرید! فرماتے ہیں کہ یہ دنیا ایک گلی ہے۔ جس میں لالچ، برائی اور کئی دنیا دی گناہوں کا کچھڑ ہے جو نمیدالہی سے ملنے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں خدا کی عبادت سے انسان کو دور رکھتی ہیں۔ اور ان چیزوں سے ہر انسان کا واسطہ پڑتا ہے۔ چنانچہ اگر انکی جانب توجہ مرکوز رہے تو خدا سے ٹھکانا ہے۔

۲۵۔ بچھو بچھو کھلی الٹے در سو ملینہوں

جائے مال تال سمجھاں تو ٹوٹنا ہیں نیہوں

میری کھلی بے شک بھیک جائے۔ اللہ تعالیٰ امینہ بھی برساتا رہے۔ میں تو اپنے صاحب سے ضرور ملوں گا۔ تاکہ میرا پیار ٹوٹ نہ جائے۔ یعنی بلا شک دنیا برائیوں کا گھر ہے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ خدا سے سچی لوگاتے ہیں۔ ان کے راستے میں نفس پرستی اور دوسری دنیاوی برائیاں حال نہیں ہوتیں۔

۲۶۔ شکر کھنڈ نوات گڑھا کھیلوں ماجھا دودھ

سے وستو مٹھیاں رہاں نہ پڑن نہ دھ

شکر، کھانا، مہری، اگر ما شہد اور بھینس کا دودھ یہ سب چیزیں بہت میٹھی ہیں، لیکن اے

خدا تیرے نام کی مٹھاس ان سب سے زیادہ ہے۔

۶۸۔ فریادِ روی میری کاٹھ کی لاڈن میری بھکھ

جہاں کھادی چوڑی گھنے سہن گے دیکھ

اے فریادِ میرے پاس کھانے کے لئے روٹی کا ٹکڑا ہے اور بھوک میرا سان ہے
اور جو لوگ دنیا میں لذتِ بچوان کھاتے ہیں۔ انہیں اتنے ہی زیادہ دکھ بھیلے پڑتے ہیں۔ یعنی اپنے
دکھ سے کافی ہنسی روکھی سوکھی روٹی زیادہ بہتر ہے۔ نیک کامی سے حاصل کردہ سادہ روٹی زیادہ
تمکین دیتی ہے۔ اس سے زندگی سنورتی ہے۔ انسان خوش و خرم رہتا ہے۔ لیکن اگر غلط کامی سے
ذلت بخش کھانے کھائے جائیں۔ تو ان کو دکھی رہتا ہے۔ ایسے کھانوں کا پس کا اٹھنا خوار کر دیتا ہے
۶۹۔ رکھی رکھی کھائے کے ٹھنڈا پانی پی او

فریادِ دیکھ پرانی چوڑی منہ ترسائے جی او

اے فریاد! اپنے ہاتھوں سے کافی ہوئی روکھی سوکھی روٹی کھا کر ٹھنڈا پانی پی
لے اور اس پر قناعت کر۔ دوسروں کی لذتِ روٹی دیکھ کر اپنا دل نہ ترسا
۷۰۔ جو بن جانے نہ ڈراں بے سوہ پر میت نہ جائے

فریادِ کتنی جو بن پریت بن سک گئے کھلائے

اے فریاد! مجھے جوانی کے نذر جانے کا ڈر نہیں ہے۔ اگر محبوب سے میرا پیار سلامت رہے
اس کے ٹوٹ جانے کا فہم نہ ہو تو بلا شک میری جوانی بیت جائے۔ پیار کے بنا کتنی ہی جوانیاں
سوکھ کر مر جاتی ہیں۔

۷۱۔ برہم برہم آکھئے برہماتوں سلطان

فریادِ جہت تن برہماتہ او تجھے سو تن جہان

اے فریاد! ابھی جہاں کو گھومتے ہیں۔ لیکن تیرے لئے توجہ دانی سلطان ہے۔ برہم سے

بڑی چیز کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ جس شری میں برہما کی پڑا نہیں ہے۔ ہرانی کا غم نہیں ہے۔ وہ
 کسی نشان یا تبرستان سے کم نہیں۔۔۔

۳۸۔ فرید چار گویا ہنڈ کے چار گویا ہنڈ
 لیکھا رب تنگی میا توں آہلوں کیر کم

اے فرید! دین کے چار پہر تو تو نے دوڑ دھوپ میں اور رات کے چار پہر
 سو کر گوا دیئے۔ خدا تجھ سے حساب مانگے گا کہ تو دنیا میں کس کام کے لئے آیا تھا۔ تو تو کیا جواب
 دے گا؟

۳۹۔ فرید بارہ پرائے پینا سائیں تجھے نہ وہ
 جے توں ایو میں رکھی جیو رہیو رہیو
 اے فرید! اپنے خدا سے کہہ (اے دنیاوی عیش و آرام کی خاطر) تجھے پرانے در پر بیٹھنا
 نہ کر۔ اگر تو نے مجھے غیر کا محتاج رکھا ہے تو یہی جسم سے جان نکال لے۔ یعنی دوسروں کا محتاج
 بننے سے توبت اچھی ہے۔

۴۰۔ فرید اوکھ کپا ہے جو تھیدا بے سر تھیدا بنا
 کھا دے ار کا غدے گئے کو تیکھ پنا

مندے محل کریندیاں ایہ سچائے تنہا
 اے فرید! اوکھ، کرکپاس کو جب بیلے میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی کیا حالت ہوتی
 ہے۔ اسی طرح جب تلوں کو کوئلہ میں ڈالا جاتا ہے تو اس پر کیا ہوتی ہے۔ یوں ہی گئے، کافرو
 مٹی کی مانند ہیں اور کوئلوں کا بھی یہی عشر موتا ہے۔ چنانچہ یہی سزا ان لوگوں کو بھی ملتی ہے جو تیرے
 حال کرتے ہیں۔

۵۹۔ فرید! جتنی کمیں ناہیں گن تے کھڑے دوسار

متا سر مندرہ سکتیو ہی سائیں جے دربار۔

اے فرید! برے کام چھوڑ دے۔ ان سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں مالک کے دربار میں شرمندہ ہونا پڑے۔

۶۰۔ فرید! صاحب دی کر چاکری دل دی لا بے سحر اند

در ویشاں نوں کوڑیے رخاں دی حبیر اند

اے فرید! نفس پرستی چھوڑ دے۔ دنیاوی سکھ آرام بھول جا۔ اپنے دل سے

ایسے بھرم نکال۔ اور صرف خدا کی عبادت کر۔ سچی عبادت ہی دردیشی ہے۔ اور دردیشوں کا حوصلہ درختوں کی طرح بلند ہونا چاہیے۔ مضبوط ہونا چاہیے۔ بالکل درختوں کی جڑوں ایسا۔

۶۱۔ فرید! کالے مینڈے کپڑے کالا مینڈا دیس

گنہیں بھریا میں پھراں لو کہ کپڑے دردیش

تیرے کپڑے کالے ہیں۔ پورا پیر میں ہی کالا ہے۔ اور تو گنہوں سے بھرا ہوا ہے

پھر بھی اے فرید! لوگ تجھے دردیش کہتے ہیں۔ اس شلوک میں بابا جی کی انکساری دیکھیے۔

۶۲۔ فرید! بے نوا جا کتیا ایہ مہ بھلی ریت

کب ہی چل منہ آیا تنجے دست مہبت

بابا فرید! اپنے آپ کو کوسے ہوئے کہتے ہیں کہ تو بے نماز رہتا ہے۔ بے نماز رہنا کوئی

بھلی ریت نہیں ہے۔ نماز تو کچھ پر خدا نے فرض قرار دی۔ اور تو ایسا گناہ گار ہے۔ جو نماز پنجگانہ

ادا کرنے کے لئے مسجد تک نہیں آتا۔ اس شلوک میں بابا جی یہ سمجھاتے ہیں کہ احکاماتِ خداوندی پر

عمل نہ کرنا گناہِ عظیم ہے۔ ایسے شخص اور کتنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اٹھ فرید انجوساج صبح نواج گزار

جوسر سائیں منہ نوے سو برکپ اتار

اے فرید اٹھ۔ منید سے بے دار ہو، دنگو کر اور صبح کی نماز ادا کر۔ جوسر خدا

کے آگے نہیں جھکتا۔ اسے کاٹ دو۔

جوسر سائیں منہ نوے سو برکپ کبجے کائیں

۷۲

کئے پیچھ جلائے بالن سندے تھائیں

جوسر اپنے رب کے آگے نہ جھکے، اسے سجدہ نہ کرے۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ اس

کا جواب بھی بابا فرید آپ یوں فرماتے ہیں کہ وہ سر ہانڈی پکانے کے لئے جو لہے میں بالن کے

طور پر جلانا چاہئے۔

فرید اکتھے تینڈے ماپیا چنی تول جینے ادے

۷۳

تیں پاسوں ادہ لہ گئے تو ابے منہ چنی تولے

اے فرید! تمہارے بال باپ کہاں ہیں؟ جنہوں نے تمہیں جنم دیا۔ وہ تو تجھ سے کب کے

جدا ہو چکے ہیں۔ کیا تجھ ابھی یقین نہیں ہوتا۔ یعنی میرے دنیا فانی ہے۔ اگر ماں باپ چلے گئے ہیں تو تجھے بھی

موت کا دام پنا ہوگا۔ یہ دستور جہاں ہے۔

چلن چین رتن سے سینیر بہ گئے

۷۴

ہیڑے متی دھاہ سے جانی چل گئے

بابا فرید ضعیف العمری کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جوانی میں جن

اجزائے جوانان کو ہر اکھان ہوتا ہے۔ وہی ہڑھاپے میں اس کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ ٹانگیں، دانت

آنکھیں اور کان یعنی چلنے پھرنے، دیکھنے اور سننے کے اجزائے کار ہو جاتے ہیں۔ اپنی طاقت

کھو بیٹھتے ہیں۔ انسان اپنی ناقوانی پر اندر بہتا ہے۔ جسم چلتا ہے کہ اس کے ساتھ اس سے جدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے اے انسان! کچھ کمی بھی بات کا گھنڈہ نہیں ہرنا چاہیے۔ خدا کی ذات بڑی بے نیاز ہے۔

۷۸۔ فرید! بڑے دراصل کو غصہ من نہ ہنڈائے

دیہی روگ نہ لگتی پہلے سب کچھ پاسے

اے فرید! بڑے انسان سے بھی بھلائی کر غصے کو من میں پناہ نہ دے۔ یہ بری چیز تیشہ کے لئے تھوک دے۔ ایسا کرنے سے تمہارا جسم بیماریوں سے پاک رہے گا اور تمہارے پاس سب کچھ محفوظ رہے گا۔ اچھائیوں کا خزانہ ہمیشہ تمہارے پاس بھرا رہے گا۔ تمہارا جیون سُر جائے گا۔

۸۱۔ فرید! میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو دکھ سبائی سے جاگ

اوپر چڑھ کے دیکھیں تال گھر گھر ایسا آگ

اے فرید! تم نے سمجھا تھا کہ ایک تو ہی دکھی ہے۔ پر دکھی تو سارا جہاں ہے۔ اور جیب تو نے ذرا اوپر اٹھ کر دیکھا۔ دنیا کی طرف نظری۔ بڑے غور و فکر سے شاہد کیا تو پتہ چلا کہ یہ آگ تو ہر گھر میں لگی ہوئی ہے۔ یعنی ہر انسان دکھی ہے۔

۸۸۔ فرید! ایسے تن بھونکنے والے تیرے دیکھ کون

کتنی بچے دے رہاں کتنی گے لپٹوں

اے فرید! یہ جسم تو بھونکتا رہتا ہے۔ کون روز روز اس بھونکنے سے دکھی ہوتا ہے۔ کون تو کانوں میں روٹی ڈال لے تاکہ تو یہ شور سن ہی نہ سکے۔ بابا فرید! نفس پر قابو پانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسانی جسم دنیاوی خواہشات سے بھرا ہے۔ یہ تقیاتی خواہشات ہر وقت انسان کو تنگ کرتی رہتی ہیں۔ لیکن نفس پر قابو پانے سے اور اپنی خواہشات کو نظر انداز کرتے۔ یہی انسان کا

گزر ہو سکتا ہے کیوں کہ جس نے اپنے نفس پر قابو پایا، اس نے خدا کو پایا۔

۹۰۔ فرید اتن سر کا پنجبر کھنڈیا تلیاں کھنڈیں کا گ

ایسے سو رہا نہ بوسہ سڑیا دیکھو بندے کے بھاگ
اسے فریاد تو یاد الہی میں اس قدر کھو چکا ہے کہ تمہارا تن سوکھ کر ایک پتھر کی صورت
اختیار کر گیا ہے۔ کوئے تمہارے تنوے نوح رہے ہیں۔ پھر بھی تو اپنی قسمت دیکھ کر اب بھی
کچھ اپنے رب کا دیدار نصیب نہیں ہوا۔

۹۱۔ کاگا کرنگ دھندو لیا سگلا کھا لیا اس

ایسے دو دنیاں امت چھوڑ کر دیکھیں کیا اس
اسے کوئے اتوں سے تو میرے جسم کا پتھر تھاں مارا ہے۔ اور سارا گوشت کھا ڈالا ہے لیکن
ان دو آنکھوں کو نہ چھوڑنا۔ کیوں کہ انہیں اپنے پیارے محبوب (خدا) کے دیدار کی آس ہے۔

۹۲۔ کاگا چو نہ نہ پتھرہ بسے تاں اور جائے

چت پتھرہ میرا شہو بسے ماس نہ ترو کھائے
اسے کوئے میرا جم چوٹوں کا ایک پتھر بن چکا ہے۔ اسے اور نہ نوح ثواب اڑیا
کیوں کہ یہ تو تیسرے میں ہے۔ اس پتھر میں تو میرا محبوب بسا ہے۔ اس لئے اس کا گوشت کھانا
تیسرے لئے اچھا نہیں ہے۔

۹۳۔ کندری اتنے خٹرا کچیر کب نہ دھیر

فریاد کچے کچھ لٹے دیکھتے کچیر تاش پتھر
دریا کے کنارے لگاؤ شت کہنی دیر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اسی طرح اسے فریاد کچے پتھر میں
پانی کہنی دیر کھنڈ سکتا ہے۔ پایا جی نے انسانی جسم کو کیا پتھر کہا ہے کہ اس میں روح کہنی دیر پتھر کہے

گی۔ آخر اس نے اس مٹی کو پھوڑ جانا ہے۔ انسانی جسم کی طاقت لمحہ بہ لمحہ ذائل ہوتی ہے اور موت کی ندی اسے ایک نہ ایک دن ضرور بہا لے جائے گی۔

۹۷۔ فرید اعلیٰ نسخہ رہ گئے واسا آیتل
گوراں سے سنا نیاں بہن روہاں مل
آکھیں سینا بندگی چلن ارج کہ کل

اسے فرید اہموت کے آنے پر محل خالی رہ جاتے ہیں۔ اور ان محلوں کو چھوڑ کر انسان کو زمین کے نیچے بسر کرنا پڑتا ہے۔ پھر قبروں میں رخصتیں اپنا ٹھکانا بنالیتی ہیں۔ اے شیخ! تو بھی خدا کی سچی عبادت کر۔ کیوں کہ تجھے بھی آج یا کل اس جہانِ فانی سے جانا ہے۔

۱۰۶۔ فرید اتنا مکھ ڈراؤ نے جنا دسارین ناؤں
ایتھے دکھ گھنہ ریا اگے ٹھور منہ ٹھاؤں

اے فرید! جو خدا کا نام لینا چھوڑ دیتے ہیں، اسے سہول جاتے ہیں۔ ان کے منہ بھڑے اور ڈراؤ نے سے لگنے لگتے ہیں۔ انھیں اس دنیا میں بھی بے شمار مصیبتوں کو بھیلنا پڑتا ہے اور اس دنیا میں بھی ان کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔

۱۰۷۔ فرید اچھیل رات نہ ہاگیوے جیونڈر و موئوے
جے تیں رب دسار یا تاں رب نہ و سرتوے

اے فرید! اگر تو رات کے کچھلے پیر نہ جاگے۔ یعنی علی الصبح اٹھ کے خدا کی عبادت نہیں کرتا تو قبری زندگی ایک مردے کے برابر ہے۔ تو اس طرح جیتے ہی ایک ملامو انسان ہے۔ اگر تو نے خدا کو بھلا ڈالا ہے۔ لیکن خدا نے تجھے نہیں بھلایا ہے۔ یعنی پروردگار تیرے اعمال پر نگاہ رکھتے ہوئے ہے۔

صبر بھگوان اے صبر کافی بھگوان
صبر سدا بان خالق خطا نہ کری

جس شخص کے دل میں صبر کی گمان ہو، صبر کا چلہ ہو (گمان کو جو ٹرنے والا دھارگا) اور صبر کا
ہی تیر ہو تو خدا اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔ بابا فرید! فرماتے ہیں کہ خداوند برحق صبر کا پیل ضرور
دیتا ہے۔

صبر ایہو سو اوجے توں بندہ در دھ کرے
ودھ تھیلوے دریا وٹ نہ تھیلوے واہڑہ

اے بندے! صبر ہی زندگی کا حاصل ہے۔ اگر تو صبر پر کامل یقین رکھ کر دے گا تو ایک دریا
کی صورت اختیار کرے گا یعنی با صبر زندگی سے تو ساری دنیا کا پیار پائے گا۔ تیرا دل دریا ہو جائے
گا۔ اس کے برعکس جو تو صبر کا دامن چھوڑ دے گا تو ایک چھوٹے نالے کی مانند ہو جائے گا۔

سرور پنکھی تھیکر و سچا ہی وال پچاس
ایہ تن لہری گد تھیلیا سچے تیری آس

اس دنیاوی تالاب میں ان ان اکیلے پنکھی کی طرح ہے۔ اور اسے اپنے جال میں پھانسنے
والی پچاسوں برائیاں ہیں۔ دوسرے صبر سے میں بابا فرید خود سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں
کہ تیری زندگی ان گناہوں کی لہروں میں پھنسی ہوئی ہے۔ اے سچے رب! ان سے چھٹکارا حاصل
کرنے کے لئے اب تجھ بن کوئی نہیں ہے؟

کون سو اکھر کون گن کون سو نیاں منت
کون سو ویسو ہو نکر می جت وں آئے کنت

وہ کون سا حرف ہے، کونسا دھن ہے، کون سا نتر ہے اور وہ کون سا روپ ہے
جس کے عمل میں لانے سے میرا محبوب میسر نہیں میں آجائے۔

۱۲۷۔ بیوان سوا کھر کھوون گن چہبا میناں مذبت
ایہ ترے بہنیں دیس کرتاں دس آوی کرت

۱۔ بننا، تری اور علی وہ لفظ ہے، یہ داشت کرتا وہ وصف ہے اور چھایا ہوا اور
بڑا ستر ہے۔ جس کی دیر سے تو اپنے محبوب کو اپنے بے شک کر سکتی ہے۔ بابا جی نے این دونوں
شو کوں میں بیوی اور خاندان کے تعلقات کی مثال دیکر سمجھایا ہے کہ جس عورت میں یہ تینوں خوبیاں
ہوں گی وہ اپنے خاوند کا پیار حاصل کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر یہ اچھائیاں انسان میں ہوں، تو
وہ خدا کو پاسکتا ہے۔

۱۲۸۔ مت ہوندی ہلوے ایامہ، تان ہوندرے ہو نیتانہ
ان ہوندرے اپ دنڈرائے کوئی ایسا بھگت سرائے

جو انسان عقل مند ہوتے ہوئے بھی انجان بنا رہے۔ اپنی عقل و فہم پر غرور نہ کرے۔
طاقتور نہ ہوئے بھی اپنے کو کمزور سمجھے، یعنی اپنی طاقت کا بے جا استعمال نہ کرے۔ اور کچھ پاس
نہ ہوتے ہوئے بھی، اپنا سب کچھ دوسروں کے لئے وقف کر دے۔ وہی سچا بھگت کہلاتا ہے۔

۱۲۹۔ اکا بچھکا نہ گالا سے سمجھالسا میں سچا دھنی
ہیا تو مشہ کیہی سٹھا ہے، مانک سبیا امور لے

ایک بھی کڑوا بول نہ بول۔ سب انسانوں میں سچا مانک بس رہا ہے۔ کسی کا دل نہ دکھا
کیونکہ انسانی دل انمول ہوتا ہے۔

۱۳۰۔ سبھاں من مانک ٹھا پس مول چانگوا۔ جے تو پر یادوی سیکھیا و نہ ٹھا نیمبرا
سب جانداروں کے دل مونیوں ایسے قیمتی ہیں۔ کسی کو دکھ دنیا اچھا نہیں۔ اگر تجھ اپنے پیارے رب
سے ملنے کی لگن ہے۔ تو کسی کا بھی دل نہ دکھا۔

اساتذہ فریدی

نوٹ ہو گورو گرتھ صاحب میں بابا فرید کا یہ کلام بھی
درج ہے۔ گورو گرتھ صاحب میں درج سارا کلام موسیقی کے
مختلف راگوں کی بنا پر ترتیب دیا گیا ہے۔ چنانچہ شیخ فرید
کا یہ کلام آسا راگ میں ہے *

دلہوں محبت جن سے ای سچیا
جن من ہو رہا مکھ ہو رہا سے کانڈے کچیا
جو سچے دل سے لو لگاتے ہیں۔ وہی خدا کے سچے عاشق ہیں۔ جن کے دل میں ایک بات
اور نہ بالی پر دوسری بات ہو۔ وہ سچے عاشق ہیں۔

رہ تے عشق خدا سے رنگ ویدار کے
وسریا جن نام تے جھوٹے بھار تھئے
سچے عاشق خدا کے دیدار کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اور جھوٹے عاشق خدا کو بھول کر
اس زمین پر ایک بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ ا۔۔۔ راؤ (راؤ) سے مراد یہ ہے کہ ذرا کو۔ اور
شعر کے مفہوم پر غور و فکر کرو)



آپ لئے لڑائے در درویش سے
تن دھن جھیندری ماؤ آئے سہیل سے

وہ درویش جو سچے عاشق ہیں۔ انہیں اپنے محبوب (خدا) نے اپنے دامن میں سمولیا ہے۔ یعنی اپنا بنالیا ہے۔ ایسے درویشوں کو جہنم دینے والی ماں خوش قسمت ہے اور ان کا دنیا میں آنا ایک نیک فعل ہے۔



پروردگار! ایاں اگم ایو انت توں
جنہاں کچھا تا سپر چھاں پیرموں

اے پروردگار! تو خدا رکھتے ہو۔ تجھ تک کسی کی پہونچ یا رسائی نہیں۔ اور تیرا کوئی انت نہیں پاسکتا۔ جن لوگوں نے تیری حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ میں ان کے قدم چومتا ہوں۔



تیری پناہ خدائے توں بخشندگی
شیخ فرید کے تیرے دیکھے بندگی

اے خدا! تیرا ہی آسرا ہے۔ تو ہی بخشندہ والا ہے۔ شیخ فرید کو بھی یہ بھیک دے کہ وہ تیری بندگی کرتا رہے۔



